بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

# 26: منہج السلف میں بعض قاعدے-دوسرا قاعدہ

کن سلفیاً علی الجادۃ، فضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم بن رجاء السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔ جیسا کہ آپ ساتھی جانتے ہیں یہ رسالہ جو ہے منہج کے تعلق سے ہے کہ اہل سنت والجماعت کا کیا منہج ہے ہم اس منہج کے تعلق سے چند اہم اور بنیادی باتیں کر رہے ہیں۔ آج کے درس میں جس کا تعلق پچھلے درس سے ہے شیخ صاحب بعض اہم قواعد منہج السلف میں بیان فرمارہے ہیں۔

پچھلے درس میں ہم نے پہلے قاعدے کے تعلق سے بات کی کون سا قاعدہ تھا؟ ''قاعدة في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر''۔ معروف سے کیا مراد ہے اور منکر سے کیا مراد ہے؟ اور سب سے بڑا معروف کیا ہے سب سے بڑا منکر کیا ہے؟ معروف کیا ہے یعنی ''ما تعارف عليه الناس'' یہ عام لفظوں میں ہے۔ خاص شریعت کے اعتبار سے شیخ صاحب نے دو لفظوں میں بیان کیا ہے دو لفظ ہیں کون سے دو لفظ ہیں؟ ''جميع الطاعات'' (ساری کی ساری طاعت اور فرمانبرداریوں کو معروف کہا جاتا ہے)۔

سب سے بڑا معروف کیا ہے؟ التوحید۔ کیونکہ سب سے بڑی فرمانبرداری اور سب سے بڑی طاعت سب سے بنیادی طاعت جو ہے وہ توحید ہے اگر توحید نہیں تو بعد میں کوئی بھی فرمانبرداری کوئی معروف باقی نہیں رہتا۔

جس کی زندگی میں توحید نہیں ہے اس کی زندگی میں کوئی معروف باقی ہے ہی نہیں کوئی عمل صالح شرک کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا، نبی کی نبوت بھی ٹھہر نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟ ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر تو بھی شرک کرے میں تیرے سارے عمل اکارت کر دوں) (الزمر:65)۔

نبی سے شرک کبھی ممکن نہیں ہے کیوں؟ کیونکہ معصوم ہے، ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:3-4)۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا ہے؟ تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھ سکے کہ توحید کے علاوہ بھی کوئی طاعت باقی رہتی ہے، جب توحید نہیں ہے تو پھر کچھ بھی نہیں ہے۔

منکر کیا ہے؟ "جميع الطاعات" معروف ہے دوسرے لفظوں میں طاعۃ کسے کہتے ہیں اگر کوئی شخص یہ پوچھے فرمانبرداری کیا ہوتی ہے؟ ہر وہ چیز جس کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے اسے معروف کہتے ہیں طاعۃ کہتے ہیں۔ اب دیکھتے ہیں منکر کیا ہے "ما هو المنكر؟"۔ ہر وہ چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے یا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے وہ منکر ہے۔ سب سے بڑا منکر کیا ہے؟ شرک ہے۔ کس نے کہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (لقمان:13)۔

معتزلہ اور تبلیغی جماعت سے کون سی غلطی ہوئی ہے اس قاعدے کے تعلق سے؟ اُنہوں نے اس قاعدے کے پیچھے بڑے شر کو چھپایا ہے کیا شر تھا وہ؟

"خروج الحکام" (حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنا)۔ خروج کرنے کو انہوں نے اپنی اس کاروائی یعنی ان کو کوئی پردے کی ضرورت تھی اوڑ کی ضرورت تھی انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس قاعدہ ہے پانچ اصول ہیں اُن میں سے جو اُمر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے اپنے اِس اصول کے پیچھے انہوں نے کیا چھپایا ہے؟ الخروج الحکام (حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنا)۔

تبلیغی جماعت نے کیا کیا؟ ایک علم کا ہونا وہ ہے اس سے بہتر بڑی چیز ہے دونوں کو جدا کر دیا۔ تبلیغی جماعت کے احباب انہوں نے کیا کیا ہے؟ جو اُمر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے دونوں جڑے ہوئے ہیں نا یہ قاعدہ ہے نا انہوں نے کیا کیا؟ دونوں کو جدا کر دیا کہتے ہیں اُمر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر سے اُمت میں فتنہ ہوتا ہے تفرقہ پیدا ہوتا ہے اور لوگ سنتے نہیں اس لیے بُرائی سے مت روکو آپ اُن کو نمازی بنادو کیونکہ نماز بُرائی بدی سے روکتی ہے بچاتی ہے تو اس لیے جب وہ نمازی بن جائے گا تو پھر یہ بُرائی بھی خود بخود ختم ہو جائے گی۔ معتزلہ خوارج میں سے بھی اُن کا شمار ہوتا تھا اور خروج کی دعوت بھی وہ دیا کرتے تھے۔ اب دیکھیں کہ اس زمانے میں کتنے چیلنجز (Challenges) تھے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ آج کے زمانے میں چیلنجز (Challenges) ہیں۔ آج کے زمانے میں اس لیے مصیبتیں زیادہ

نظر آرہی ہیں کیونکہ علم کی کمی ہے، اُس زمانے میں علم مضبوط تھا تو یہ کچھ بھی سامنے نہیں تھے خود جو اہل بدعت تھے وہ دبے ہوئے تھے کیونکہ اس وقت علم کا زمانہ تھا اور اِن کے جتنے بھی اصول ہیں جتنا بھی انہوں نے چھپانے کی کوشش کی ہے کتنے خوبصورت اِن کے اصول ہیں توحید ہے، عدل ہے اور پھر اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے، منزلۃ بین المنزلتین ہے، الوعد والوعید ہے۔ ظاہراً دیکھا جائے تو بڑی خوبصورت چیزیں ہیں حقیقتاً کیا ہے؟ ان کے پیچھے جو ہے انہوں نے یہ شر چھپایا ہوا ہے اگر شروع سے کہہ دیتے کہ ہمارا منہج جو ہے خروج کا ہے تو کون ان کی بات سنتا؟! اب جاہل لوگوں کو یہ لوگ کھینچتے ہیں اپنی طرف اور ہمیشہ جاہل لوگ جو ہیں (اور امت میں اکثریت جاہل لوگوں کی ہے) وہ ہر چمکتی ہوئی چیز کو سونا سمجھتے ہیں وہ دیکھتے ہیں بس ان کی دعوت دیکھیں توحید کی دعوت ہے اور تم لوگ کہتے ہو غلط ہے! توحید کی دعوت سب سے پہلا اصول معتزلہ کا توحید کا ہے کیا توحید کے منکر ہو تم لوگ؟ (سبحان اللہ)۔

کس نے کہا ہے ہم توحید کے منکر ہیں؟! ہم توحید کے منکر نہیں ہیں توحید کا منکر کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے، ہم اسماء وصفات کا انکار کرنے والوں کا انکار کرتے ہیں جنہوں نے توحید کے نام پر انکار صفات کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات الکمال کا انکار کرنا ہے اس کو ٹائٹل جو ہے انہوں نے توحید کا دے دیا ہے اب غلطی اُن کی ہے یا ہماری ہے؟! وہ آپ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں توحید کا جھنڈا لے لیا ہے ہاتھ میں کہہ دیا ہے ہم توحید پر عمل کرنے والے ہیں!

اور عجب دیکھیں مخالفین کون ہیں ان کے؟! آئمۃ السلف (سبحان اللہ) جو امت کے سب سے بڑے امام ہیں، تابعین، اتباع التابعین یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ان کے مخالفین میں سے ہیں۔ کیا امام حسن البصری توحید سے انکار کرتے تھے؟ (نعوذ باللہ)۔

تو اس لیے میری گزارش ہے ظاہر کی طرف مت جائیں صرف ظاہر کافی نہیں ہوتا اگرچہ ہم ظاہر کو دیکھتے ہیں دیکھنا بھی چاہیے لیکن اگر اس ظاہر کے پیچھے کوئی شر چھپا ہوا ہے اور علماء اس شَر کو بیان بھی کرتے رہے ہیں اس کی وضاحت بھی کرتے رہے ہیں تب بھی اگر کوئی شخص نہیں مانتا پھر وہ ہٹ دھرم ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے اس موذی مرض سے)، ہٹ دھرمی موذی مرض ہے جس کو لگتا ہے جلدی جان نہیں چھوڑتا (نعوذ باللہ)۔

اس لیے جب نصوص سامنے آجائیں کافی ہیں اور اگر نصوص کافی نہیں ہیں "قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کافی نہیں ہے تو پھر کیا کافی ہے مجھے بتائیں؟! یہاں پر نصوص بھی ہیں، سلف کے اقوال بھی ہیں اُن کے افعال بھی

ہیں،اُن کی مذمت بھی ہے(اہل بدعۃ کی)،اُن کا رد بھی ہے اور کھول کھول کر مسائل کو بیان بھی کیا ہے ہمارے پاس کیا حجت باقی رہتی ہے کوئی عذر باقی رہتا ہے؟!

درس کی طرف واپس آتے ہیں اور آج کی نشست میں دوسرے قاعدے کے تعلق سے بات کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں"ثانیاً،قاعدة في العبادات"(عبادات میں ایک قاعدہ)۔کیا قاعدہ ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں(حفظہ اللہ) "العبادات مبناها على التوقيف"(عبادات کی بنیاد توقیف پر قائم ہے)۔توقیف سے کیا مراد ہے؟توقیف وقفہ سے، قف،وقفہ(قف فعل اَمر ہے رُک جانے سے)۔

یعنی بغیر دلیل کے کوئی عبادت ثابت نہیں ہوتی(سُن لیں کہ بغیر دلیل کے کوئی عبادت ثابت نہیں ہوتی)یعنی کوئی عبادت نہیں ہے بغیر دلیل کے عبادت کا کوئی وجود ہی نہیں ہے بغیر دلیل کے یہ توقیف ہے۔اور اس سے کیا مراد ہے دلیل کیا ہوتی ہے؟قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد پر عبادت قائم ہے،قرآن مجید کی آیت ہے صحیح حدیث ہے سر جھکا دیں گے قبول کریں گے،نہیں ہے تو پھر عبادت نہیں ہے۔

اور یہ معاملہ کتنا سنگین معاملہ ہے اس کا تعلق کس چیز سے ہے براہ راست؟کلمہ توحید سے ہے۔لاإلہ إلا اللہ کا کیا مطلب ہے؟"لا معبود بحق إلا الله"(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں)۔معبود یعنی جس کی عبادت کی گئی ہے عبادت کا لفظ کلمہ توحید میں موجود ہے۔عبادت کا پتہ ہی نہیں تو پھر معبود کیسے سچا ممکن ہو سکتا ہے؟!کیسے معبود برحق ہے جب پتہ ہی نہیں ہے کہ عبادت ہوتی کیا ہے؟!سب سے پہلے دو اسٹپ ہیں توحید سے پہلے ایک اہم بات ہے وہ کیا ہے؟کہ عبادت کا ثابت ہونا لازمی ہے جب ثابت ہو جائے دلیل ہو جائے پھر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی بجالانی ہے،اگر دلیل نہیں ہے تو عبادت ہے ہی نہیں نا جب عبادت نہیں ہے تو اس کا تعلق دین سے نہیں ہے۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں"فالله أمر باتباع الرسول صلى الله عليه وسلم"((اب دلیل کیا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں)اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا)"قال تعالیٰ"(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾(آل عمران:31)(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!ان کو کہہ دیں اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو پس میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا)۔

کتنا بڑااعزاز ہے! اللہ تعالیٰ کی محبت ہی کافی ہے لیکن اب اعزاز اور شرف دیکھیں وہ محبت بھی کرے گا پسند بھی کرے گا اور گناہ بھی معاف کر دے گا! ہم میں سے کون گناہ گار نہیں ہے اور کون ایسا مسلمان ہے جو اپنے گناہوں کی بخشش کا خواہش مند نہیں ہے کوئی ہے؟! گناہوں کی بخشش اگر چاہتے ہیں تو یہ طریقہ سن لیں گناہوں کی بخشش بھی ہو گی اور اس سے بڑھ کر جو بنیادی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پسند اور اللہ تعالیٰ کی محبت، محبوب بننا چاہتے ہو اپنے ربّ العالمین کا اپنے ربّ کا محبوب بننے کا یہ طریقہ یہ راستہ ہے﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾، یہ نہیں فرمایا"فاتبعوا رسولکم أنتم"۔ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی جن پر قرآن مجید نازل ہوا﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾۔

یہ کیوں نہیں فرمایااللہ تعالیٰ کی اتباع کرو" فاتبعوا اللہ یحببکم اللہ"؟ کیونکہ بغیر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضاحت کے بیان کے اللہ تعالیٰ کو کیا پسند ہے کیا ناپسند ہے ممکن ہے؟ ناممکن ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾(الحشر:7)۔ اور کئی ایسی آیات قرآن مجید میں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ ہمیں براہ راست حکم دیتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں ۔اور دوسری آیت میں شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں"وقال تعالیٰ"(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ (النساء:13)(اور جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے)۔

جو فرمانبرداری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا ملے گا اسے؟ اطاعت ہو گی یعنی اطاعت بغیر فرمانبرداری کے ممکن ہے بغیر اتباع کے ممکن ہے؟ مطیع وہ ہوتا ہے جو متبع ہوتا ہے دونوں لازم اور ملزوم ہیں یہ ناممکن ہے کہ آپ پیروی کرنے والے ہوں اور اتباع کسی اور کی کرتے ہوں۔ اطاعت کہتے کسے ہیں؟ اتباع کا دوسرا نام سمجھ لیں آپ اطاعت فرمانبرداری ہے، اتباع نقش قدم پر چلنا ہے(پیچھے چلنا ہے) آپ جس کی پیروی کرتے ہیں اسی کی اتباع تو کرتے ہیں نا جس کی اطاعت کرتے ہیں اسی کی اتباع تو کرتے ہیں۔ پہلی آیت میں اتباع کا لفظ ہے دوسری آیت میں طاعت کا لفظ ہے اور دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے لازم اور ملزوم ہیں دونوں۔

﴿وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ﴾ اور جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے فرمانبرداری کرتا ہے اسے کیا ملے گا؟ ﴿يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ﴾ (اسے داخل کرے گا جنّات میں )۔ایک جنت نہیں ہے کئی جنتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی۔ کیسی جنتیں ہیں؟ جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں ﴿تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ﴾۔ کب تک رہیں گے؟ ﴿خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا﴾ (ہمیشہ کے لیے)۔اور اسے کہتے ہیں ﴿وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ﴾ (یہی عظیم کامیابی ہے(اگر کوئی کامیاب ہونا چاہتا ہے تو یہ کامیابی کا راستہ ہے))۔"وفي الصحيحين"(اور صحیح بخاری، مسلم میں)"عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه"(سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)۔ کیا کنیت ہے کیا لقب ہے کب وفات ہوئی ہے؟ ابو حفص کنیت ہے، لقب الفاروق القریشی ہے(امیر المؤمنین بھی کہا جاتا ہے لیکن لقب جو ہے وہ قریشی ہے)، وفات سن 23 ہجری۔

"وفي الصحيحين"(صحیح بخاری، مسلم میں)"عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه"(سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے)"أنه قبّل الحجر الأسود"(اب اتباع کا عملی ثبوت ہمیں مل رہا ہے امت کے سرداروں میں سے ایک سردار اللہ تعالیٰ کے اولیاؤں میں ایک سب سے بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ثانی الخلفاء الراشدین اُنہوں نے ایک مرتبہ حجر اسود کو بوسہ دیا)"وقال"(اور یہ فرمایا)"إِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ"(میں یقیناً جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے)"لَا تَضُرُّ وَلا تَنْفَعُ"(نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ تو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے)"وَلَوْلا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"(اور اگر میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھتا)"قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ" (کہ انہوں نے تجھے بوسہ دیا میں کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا(یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو بوسہ نہ دیا ہوتا تو میں بھی کبھی بوسہ نہ دیتا(سبحان اللہ))۔

اس سے ہمیں کیا پیغام ملتا ہے قاعدہ کیا ہے؟"العبادات مبناها على التوقيف"توقیفی ہے۔ ہم کیوں بوسہ دیتے ہیں اگر دلیل نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ نہ دیتے ہم بوسہ دینے والے ہوتے؟ نہیں۔ کیوں نہ دیتے؟ کیونکہ دلیل نہیں ہے۔ عملی کوئی ثبوت؟ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔یعنی آپ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اللہ تعالیٰ کے گھر میں سے سب سے معزز جگہ کون سی ہے؟ حجر اُسود ہے اس سے مخاطب ہو رہے ہیں۔ کیا ثبوت ملتا ہے اس سے؟ کہ اصل مقام عبادت میں دلیل کا ہوتا ہے دلیل نہیں ہے تو عبادت بھی نہیں ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ کے گھر کا تو ہم بھی طواف نہ کرتے کیونکہ یہ گھر انسانوں نے بنایا ہے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے بنایا ہے اور پھر جب ٹوٹ گیا پھر قریش نے بنایا ہے (کافروں نے بھی بنایا ہے)۔ اگرچہ حلال مال سے بنا ہے لیکن کافروں کے ہاتھ لگے تھے کہ نہیں؟ انہوں نے بھی بنایا ہے۔

تو اصل بات کیا ہے ہم طواف کیوں کرتے ہیں؟ جب کوئی ہندو اعتراض کرنے کے لیے آئے اور کہے کہ تم ہمیں بُت کی عبادت سے منع کرتے ہو بُت کے سامنے جھکنے سے منع کرتے ہو تم بھی تو ایک پتھر کے سامنے جھکتے ہو، ہم لوگ بُت کو تراشتے ہیں تم نے تراشا نہیں ہے لیکن تم نے ایک کمرہ بنا دیا ہے بڑا سا اس کا طواف بھی تم کرتے ہو سجدہ بھی اسی کو کرتے ہو؟! صحیح ہے یا غلط ہے؟ غلط ہے۔ ہم پتھر کو سجدہ نہیں کرتے ہم پتھر کا طواف نہیں کرتے گویا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے ہم اس ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں ﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ (الحج: 29) (اور طواف کریں میرے عتیق بیت کا (پرانے گھر کا))۔

بنایا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے گیا ہے اور طواف کا حکم اُسی نے دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کیا ہے تو ہم نے بھی کیا ہے اگر وہ نہ کرتے تو گھر کا عزت و شرف باقی رہتا لیکن طواف ہم بھی کرتے اگر حکم نہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی طواف نہ کرتے۔ تو طواف ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر کرتے ہیں اُس پتھر کا طواف نہیں کرتے ہم۔ پھر پتھر یہ کیا ہے؟ ہم پتھر کو بوسہ دیتے ہیں (حجر أسود کو بوسہ دیتے ہیں نا ایک پتھر کو بوسہ دیتے ہیں) اور شیطان بھی ایک پتھر کی شکل میں ہے اس کو پتھر مارتے ہیں۔ جب حج پر جاتے ہیں اور جمرات (جمرات کا لفظ صحیح ہے زیادہ) کو کنکر ماتے ہیں کہ نہیں؟ تین جمرے ہوتے ہیں نا، جمرۃ صغریٰ ہے وسطیٰ ہے اور پھر عقبہ ہے (کبریٰ جو ہے) پتھر نہیں مارتے؟ ایک پتھر کو بوسہ دیتے ہیں دوسرے پتھر کو پتھر سے مارتے ہیں کیوں کرتے ہیں عقل کی بنیاد پر کرتے ہیں یا دلیل ہے؟ توقیفی ہے عبادت ہے یہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک پتھر کو بوسہ دیتے ہیں اور اسی ربّ کے حکم سے دوسرے پتھر کو پتھر سے مارتے ہیں اگر یہ حکم نہ ہوتا ہم کبھی نہ کرتے، اور ہمارا جھکنا کعبے کے لیے نہیں ہے کعبہ صرف قبلہ ہے، ہمارا سجدہ اس کعبے کے لیے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ سجدہ، رکوع، قیام، نماز جتنی بھی ہماری عبادات ہیں وہ کس کے لیے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

"وقد تقدم قول بعض السلف" (بعض سلف کا قول گزر چکا ہے) "اتَّبِعُوا وَلا تَبْتَدِعوَا فَقَدْ كُفِيتُمْ" (تم سب اتباع کرو اور بدعت نہ کرو یقیناً) "فَقَدْ كُفِيتُمْ" (تمہیں کفایت مل چکی ہے)۔ یعنی دین مکمل ہے اور سب کچھ موجود ہے، باہر سے تمہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے کہ اسے باہر سے لے کر اسے دین میں شامل کر دو کافی ہو چکا ہے تمہیں، کافی ہے "كُفِيتُمْ"۔

کس کا قول ہے یہ؟ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، یہاں پر شیخ صاحب نے "قول بعض السلف" ایک ضمیمے کے طور پر طالب علم کے فائدے کے لیے۔ کسی مسئلے کو بیان کرنے کے لیے مراتب ہیں دس کے قریب ہیں میں بتا دیتا ہوں کیونکہ آپ دیکھتے ہیں کہ بعض طلاب علم ماشاءاللہ بہت آگے ہوتے ہیں بعض درمیان میں، بعض پیچھے ہوتے ہیں جیسا کہتے ہیں کہ جتنا زیادہ گڑ اتنا زیادہ میٹھا۔ یہی کہتے ہیں نا جتنا زیادہ گڑ ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ میٹھا ہوتا ہے نا کیا مطلب ہے اس کا گڑ جا کر کھاؤ؟! مطلب یہ کہ جتنا آپ کے پاس علم ہے اتنا ہی اُس کا فائدہ ہے۔

جب آپ کوئی مسئلہ بیان کر رہے ہیں تو ہمیں کیا ملا ہے؟ قرآن کی آیت ہے پھر حدیث ہے اگر موجود ہے، تو یہاں پر وہ اُثر لے کر آئے ہیں۔ یہ اُثر ہے یا حدیث ہے؟ حدیث ہے "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ"۔ حدیث کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہو یا عمل ہو یا اقرار ہو یا وصف ہو۔ یہ کیا ہے عمل ہے کہ نہیں؟ "رَأَيْتُ" کیا دیکھا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اوپر والا تو اُثر ہے لیکن حدیث بھی ہے اس میں تو اس میں اُثر بھی ہے جو سیدنا عمر کا جو اپنا قول ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہوں نے جو دیکھا ہے بوسہ دینے کا جو فعل ہے یہ حدیث ہے۔

تو آیت ہے پھر حدیث ہے پھر سلف کے اقوال ہیں چار چاند لگ جاتے ہیں علمی مسئلے کو اگر آپ اس کو اس طریقے سے بیان کریں گے۔ اور آگے اگر آپ بھول گئے کہ سلف میں سے کس کا قول ہے اب سب کو پتہ تھا کہ کس کا قول ہے یہ؟ سب کو پتہ نہیں تھا نا بھول جاتے ہیں ہم لوگ۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیا جائز ہے یہ کہتے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یا کوئی فلاں صحابی؟ اگر کوئی کہہ دیتا جھوٹا ہوتا کہ نہیں؟ تو جھوٹ بولنے سے جو شرعاً جائز نہیں ہے اور پھر جہل مرکب بھی ہے ہاں وہم ہے تو الگ بات ہے۔ بعض اوقات دیکھتے ہیں کہ بعض طلاب علم غلط نام لے لیتے ہیں تو یہ وہم ہوتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہی صحابی ہے یا فلاں جو ہے شخص ہے سلف میں سے۔ وہم کی بات الگ ہے غلطی

ہو سکتی ہے لیکن جان بوجھ کر غلط جواب نہیں، درس کے دوران کسی کو غلط بیانی نہیں، وہم ہو سکتا ہے وہ الگ بات ہے۔ توکیا کہیں گے ؟"قول بعض السلف"۔سچ ہے کہ نہیں؟سچ ہے۔

اس سے اگلا اسٹپ جو ہے کہ "قَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ"اس سے زیادہ وضاحت ہے کہ نہیں زیادہ تقویت ہے کہ نہیں؟سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت کیا ہے؟ابوعبدالرحمٰن۔کوئی شخص کہے"قال عبد الرحمٰن عبد الله بن مسعود"زیادہ تقویت ہے کہ نہیں؟لقب کیا ہے؟"الھذلی"(قبیلہ ہزیل میں سے)۔مزید تقویت ہے کہ نہیں؟ پھر آگے کہتا ہے وفات کب ہوئی؟سن 32 ہجری میں مزید تقویت ہے علمی مسئلے میں۔پھر ان کے مناقب میں سے کوئی منقبہ کسی کو یاد ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب میں سے ہم پڑھ چکے ہیں چار اُفاضل میں کوئی ایک ہے کوئی حدیث؟منقبہ حدیث سے ہوتا ہے۔

ابھی ایک منقبہ آگیا ہے کیا منقبہ ہے ؟کہ ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک درخت پر مسواک توڑنے کے لیے گئے تو ہوا کا جھونکا آیا ان کا تہبند ہلا تو دبلی پتلی دواُن کی ٹانگیں ہیں جب کپڑا ہلا تو ٹانگیں نظر آگئیں بعض صحابہ کو ہنسی آگئی،تواللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا(کیااِس کی ٹانگوں کو دیکھ کر تم ہنس رہے ہو؟اللہ کی قسم!یہ دوٹانگیں جو ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اُحد کے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہیں ترازو میں)۔

سبحان اللہ، کتنی بڑی منقبت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں!سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ زمین پر دبلے پتلے ایک چھوٹے سے انسان ہیں دنیا کے اعتبار سے،شاید کبھی کچھ کھانے کو ملا تو کھالیا نہیں ملا تو روزہ رکھ لیا یا نہ کھایا، محتاجی کی زندگی فقیری کی زندگی،زہد کی زندگی دوسرے لفظوں میں دنیا کی لذت سے دور بالکل لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا ہے؟! اُحد کے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔

اس سے بڑھ کر علمی مسئلے میں مزید تقویت کب ملتی ہے یہ حدیث کہاں پر ہے؟"مسند الامام احمد"مسند احمد کی روایت ہے، رواہ الاحمد۔اس سے مزید تقویت کیسے ممکن ہے؟اس کا حکم بتادیں"صححہ الالبانی"۔اس سے مزید تقویت کیسے ممکن ہے؟"في السلسلۃ الصحیحۃ"۔اوراس سے مزید کیا ہے؟حدیث نمبر 2750 السلسلۃ الصحیحۃ میں۔تو ایک ہی چھوٹا سامسئلہ ہے علمی۔

ایک شخص آکر کہتا ہے"قال بعض السلف"، میں نے یہ نہیں کہا کہ شیخ صاحب نے یہ کیونکہ مختصر سار سالہ ہے اور شیخ صاحب ماشاءاللہ بڑے عالم ہیں علامہ ہیں لیکن طالب علم کے لیے کہ یہی مسئلہ سنتے کسی اور انداز سے، کسی اور سے کسی اور انداز سے، حالانکہ یہاں پر ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بائیو گرافی نہیں پڑھ رہے سیرت نہیں پڑھ رہے لیکن اس مسئلے کو مزید دلچسپ بنانے کے لیے آپ اسی بات کو علمی گفتگو کے انداز سے بات بھی کر سکتے ہیں صحابی کے نام سے آپ نے درس کا ایک پورا حصہ لے لیا کیونکہ ہم بات سلف کی کرتے ہیں اور یہ کتاب جو ہم پڑھ رہے ہیں"کن سلفیاً علی جادۃ"سلف کی اتباع کے تعلق سے سلف کا منہج اپنانے کے تعلق سے ہے تو ہمیں چاہیے کہ صحابہ کرام سے لوگوں کو جوڑ دیں تاکہ ان کے مناقب جو ہیں ان کی جو فضیلت ہے لوگوں کے دل میں آئے گی ان کے طریقے، زندگی کیسے انہوں نے گزاری ہے۔

اکثر لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہے پورا نام نہیں آتا، کنیت نہیں آتی لقب نہیں آتا کچھ منقبہ نہیں آتا۔ فٹ بال کے پلییئر کے بارے میں پوچھ لیں (نعوذ باللہ) کسی فلم اسٹار کے بارے میں پوچھ لیں تو! آج کل میچ چل رہا ہے تو بڑے لوگ کرکٹ کا نام لے رہے ہیں کہ بڑا کوئی فلانہ پلییئر ہے پتہ نہیں کتنی سنچریاں ماری ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا ہے اور یہاں پر سارا وقت تباہ ہو رہا ہے! یہ ابھی وقت آیا ہے کہ ہم اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں خود بھی سمجھیں بات بیچ میں آگئی ہے ایک اثر بیان کر رہے ہیں ایک روایت بیان کر رہے ہیں، بعض علماء کو دیکھیں بعض طلاب علم کو ایک حدیث بیان کر رہے ہیں اصل موضوع حدیث ہے لیکن صحابی کا نام جو لیا وہاں پر رُک گئے اب آدھا درس صحابی کے نام پر دے دیا اور باقی آدھا حدیث پر (سبحان اللہ)۔ یہ کب ہو گا؟ جب ہمارے پاس علم ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اُربعین نووی کی شرح میں جو دروس جاری ہیں ہمارے (الحمدللہ) تقریباً کتنے صحابیوں کی ہم نے سیرت پڑھ لی ہے یا کتنے صحابیوں کی روایت ہم نے پڑھ لی ہے؟ تقریباً دس کے قریب ہیں۔ ہم میں سے کتنوں کی آتی ہے بائیو گرافی؟ مختصراً ایک منقبہ کافی ہے، کنیت ہے نام ہے پھر لقب ہے ایک منقبت ہے وفات ہے۔ پانچ چیزیں فنگر ٹپس پر آپ دیکھ رہے ہیں پانچ انگلیاں ہیں پانچ چیزیں ہیں مشکل ہے؟!

ہمیں دس صحابہ کا یاد کرنا مشکل ہو رہا ہے جنہوں نے ایک لاکھ راویوں کے تعلق سے اُن کی ڈیٹیل کو جانا ہے اور محفوظ کیا ہے اپنے حافظے میں وہ کیا لوگ تھے؟! (سبحان اللہ)۔ صحیح بخاری میں ہے صحیح مسلم میں ہے، صحاح ستہ میں دیکھ لیں

آپ مناقب الصحابۃ کے الگ سے یعنی پورے ابواب باندھے ہوئے ہیں (سبحان اللہ) منقبہ فضیلت صحابی کی اور اُن کی فضیلت کے تعلق سے چند اہم باتیں۔

واپس آتے ہیں" وقد تقدم قول بعض السلف "(بعض سلف کا قول پہلے گزر چکا ہے)" اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعوَا فَقَدْ كُفِيتُمْ، كما تقدم أن من شرط قبول العمل "(اور یہ بھی گزر چکا ہے کہ قبول عمل کی شرط میں سے)" تجريد المتابعة للرسول صلى الله عليه وسلم "(کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مکمل متابعت لازم ہے کسی عمل کے قبول ہونے کے لیے)۔ پہلی شرط کیا تھی؟" الإخلاص لله سبحانه وتعالىٰ والمتابعة الرسول صلى الله عليه وسلم "، اور کلمہ توحید کا یہی تقاضہ ہے لاإلہ إلااللہ اخلاص ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور محمد رسول اللہ اتباع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ان ہی دو چیزوں پر عبادت قائم ہے اخلاص نہیں تو عبادت نہیں قبول عمل نہیں عمل ناکارہ ہے اور اخلاص ہے لیکن اتباع نہیں عمل تو اللہ تعالیٰ کے لیے کیا ہے لیکن طریقہ غلط ہے طریقہ اپنا ہے دوسرا ہے تیسرا ہے دسواں ہے کسی اور کا ہے وہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ جیسا کہ توحید کا ہونا لازمی ہے اسی طریقے سے اتباع کا ہونا بھی لازمی ہے اس لیے ہم توحید اور سنت کیوں کہتے ہیں؟ توحید لاإلہ إلااللہ ہے اور سنت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

" وقد جاءت النصوص الكثيرة "(اور بہت سارے نصوص آئے)" في القرآن والسنة "(قرآن اور سنت میں)" التي فيها الأمر بطاعة الله وطاعة رسوله صلى الله عليه وسلم "(جن میں حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کا)" والنهي عن معصية الله ومعصية رسوله صلى الله عليه وسلم "(اور جن میں منع کیا اللہ تعالیٰ کی معصیت سے نافرمانی سے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی سے)" فلا يجوز لأحد "(تو کسی کے لیے جائز نہیں ہے)" أن يخرج عن ما مضت به السنة "(کہ وہ خارج ہو جائے جس پر سنت قائم ہو)" ودلّ عليه الكتاب والسنة "(اور جس پر کتاب اور سنت کی دلیل ہو)" وكان عليه سلف الأمة "(اور جس پر سلف امت قائم ہو)۔

ایک سوال ہے یہاں پر یہ قاعدہ تو ختم ہوا لیکن ایک اہم بات کی طرف میں اشارہ کرتا چلوں ایک اہم بات بتادوں میں آپ کو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے فرمایا ہے" فلا يجوز لأحد أن يخرج عن ما مضت به السنةودلّ عليه الكتاب والسنة "دونوں میں کیا فرق ہے کوئی فرق ہے کہ نہیں پہلی سنت سے کیا مراد ہے اور دوسری سنت سے کیا مراد ہے؟

قاعدہ: جو سنت کتاب کے بعد ہے وہ حدیث ہے، سنت کا لفظ کتاب کے بعد آتا ہے اُس کا مطلب حدیث ہے "الكتاب والسنة" یعنی قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور اگر مطلقاً سنت کا لفظ آئے تو پھر حدیث اس میں شامل ہوتی ہے لیکن صرف حدیث نہیں ہوتی، سنت کا لفظ بغیر کتاب کے حدیث بھی اس میں شامل ہوتی ہے لیکن صرف حدیث نہیں ہے۔

آیئے ایک اہم مسئلے کے تعلق سے بات کرتے ہیں سنت اور حدیث میں کیا فرق ہے؟ شیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہشرح أصول وضوابط فی التکفیر شیخ عبد اللطیف آل شیخ کے اس رسالے کی شرح میں بڑی پیاری بات فرماتے ہیں، فرماتے ہیں کہ "الفرق بين السنة والحديث" (سنت اور حدیث میں کیا فرق ہے) "السنة هي، ما جرى عليه العمل من أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم واستقراء وثبت" ((سنت کیا ہے؟) جس پر عمل جاری ہوا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اور اس عمل نے استقرار اور ثبوت پایا (یعنی وہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی باقی رہا))۔ یعنی اس میں کوئی نسخ کی گنجائش ہے نہ منسوخ ہے اور نہ ہی مرجوح ہے اور نہ ہی کوئی ایسا عام ہے جس کی تخصیص نہیں کی گئی یعنی اس پر عمل کیا گیا ہے اور دین کی بنیاد اسے سمجھا گیا ہے چاہے کوئی مسئلہ بھی ہو، سنت یعنی "ما جرى عليه العمل من أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔ فرماتے ہیں "فتارة تكون حديثاً مروياً" (بعض اوقات سنت حدیث مروی ہوتی ہے حدیث ہوتی ہے) "وتارة تكون أثر منقول من فعل الصحابة رضى الله عنهم" (اور بعض اوقات اثر صحابہ بھی ہو سکتا ہے (حدیث بھی ہے اثر بھی ہے)) "وتارة" (اور بعض اوقات) "تكون اجماع المعنوي من الصحابة رضى الله عنهم" (صحابہ کرام سے اجماع معنوی ہوتا ہے)۔

یہ سنت کا مختصر سا تعارف ہے کہ سنت کسے کہتے ہیں اختصار کے ساتھ، پہلا پوائنٹ ہے "السنة هي، ما جرى عليه العمل من أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم و استقراء وثبت" "یہ سنت ہے"، "فتارة تكون حديثاً مروياً"، "وتارة تكون أثر منقول من فعل الصحابة رضي الله عنهم أجمعين"، "وتارة تكون اجماع المعنوي من الصحابة رضي الله عنهم"۔

والأحادیث کیا ہے؟

"والأحاديث هي الأخبار المروية بالاسانيد" (یہ وہ اخبار ہیں جو سند کے ساتھ روایت کیے جاتے ہیں انہیں احادیث کہا جاتا ہے (پہلا فرق ہے))۔

دوسرا فرق"السنة تشمل المرفوع والموقوف"(سنت میں مرفوع اور موقوف دونوں شامل ہوتے ہیں)۔
مرفوع کیا ہوتا ہے موقوف کیا ہوتا ہے ہم پڑھ چکے ہیں مصطلح الحدیث میں، مرفوع جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو مرفوع ہے بلند ہے، موقوف (وقف) جو صحابہ کرام تک نسبت ہو آگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نسبت نہ ہو یعنی صحابی کا قول ہے یا فعل ہے اسے کہتے ہیں الموقوف(موقوف، صحابہ تک اس کی سند ہے اوپر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سند نہیں ہے یعنی صحابہ تک موقوف ہے)، تو سنت مرفوع اور موقوف دونوں کو شامل ہے۔"والحديث ما أضيف إلى النبي صلى الله عليه وسلم"(جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہو یعنی مرفوع))۔ موقوف بھی حدیث ہو سکتی ہے؟ نہیں ہو سکتی۔ تو حدیث صرف مرفوع ہوتی ہے۔
شیخ صاحب فرماتے ہیں"فقد تأتي آثار موقوفة هي سنة مرفوعة بل أقوي من الحديث"((بڑی عجیب بات سنیں ذرا!) بعض اوقات ایسے آثار صحابہ کرام کے اثر ہیں حدیث نہیں ہے لیکن عمل ان پر کیا گیا ہے اور بعض اوقات حدیث سے بھی جو مرفوع ہے اس سے بھی زیادہ قوی ہوتی ہے۔"وقد تأتي احاديث صحيحة مرفوعة ولكنها ليست سنة"(اور بعض اوقات صحیح حدیث ہوتی ہے لیکن سنت نہیں ہوتی)۔
اب ایک مسئلہ ہے"ليس كل حديث صحيحة سنة" صحیح کیا؟ ہر صحیح حدیث سنت نہیں ہوتی۔ سنداً صحیح حدیث ہے لیکن سنت نہیں ہے کیا ممکن ہے؟ ممکن ہے۔ کیسے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں"لأن في الأحاديث منسوخ"(حدیث منسوخ ہے کہ نہیں کیا منسوخ پر عمل کیا جاتا ہے؟ اس کے خلاف عمل کیا جاتا ہے کہ نہیں؟(سبحان اللہ))۔"فقد تأتى السنة" (یعنی میں نے کہا کہ سنت میں حدیث بھی شامل ہے مرفوع اور موقوف دونوں شامل ہیں تو حدیث بھی ہو سکتی ہے لیکن حدیث کو چھوڑا گیا نا ایک کو چھوڑ کر دوسرے پر عمل کیا نا)"حديث الصحيح"(حدیث منسوخ ہو سکتی ہے حدیث متشابہ بھی ہو سکتی ہے)۔
قرآن کی آیت متشابہ ہو سکتی ہے حدیث نہیں ہو سکتی متشابہ؟ ہو سکتی ہے۔ میں نے مثال دی تھی نا مثال متشابہ حدیث کی "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى ۝يَشْهَدُوا ۝أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ"اس میں سب شامل ہیں کہ نہیں؟ جزیہ دینے والے شامل ہیں کہ نہیں؟ جو بادشاہوں کے رسول ہیں پیغمبر ہیں وہ شامل ہیں کہ نہیں کیا اُن کو بھی قتل کریں

گے جو معاہد مستامن ہیں وہ بھی شامل ہیں کہ نہیں ؟ تو حدیث محکم ہے متشابہ ہے ؟ متشابہ ہے۔ تو کہاں پر جائیں گے ہم؟ محکم کی طرف جائیں گے۔ محکم کیا ہے؟ کہ سب کے خلاف قتال ہو گا سوائے اِن لوگوں کے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" وفي الأحاديث: مع صحة السند ما لم يجري عليه العمل،ويعلو بذالك وفي الأحاديث نصوص عامة ليست السنة بعمومها"(بعض حدیث عام ہے سنت عموم میں نہیں ہے)۔ میں ان شاءاللہ جب اس رسالے کی شرح کروں گا میں تفصیل سے بات کو بیان کروں گا میں صرف یہ بتارہا ہوں تاکہ طالب علم کو یہ پتہ چلے کہ کس وقت سنت حدیث پر غالب آتی ہے، کس وقت مغلوب ہوتی ہے اور سنت کا اصل معنیٰ کیا ہے (حدیث کا معنیٰ کب ہوتا ہے اور حدیث کے علاوہ مطلب کا ہوتا ہے تاکہ یہ ہمیں پتہ چل جائے)۔" وفي الأحاديث نصوص مطلقاً ليست السنة العمل بإطلاقها"(مطلق احادیث ہیں لیکن عمل ان پر نہیں ہے اس کے اطلاق پر بلکہ عمل اس کے برعکس ہے)۔

پھر اس کے بارے میں ہم کیا کہیں گے کہ بعض سلف نے کہا ہے" إذا صح الحديث فهو مذهبي" کیا اس سے صحیح حدیث لازم آتی ہے یا اس سے مراد سنت ہے؟ اس سے مراد سنت ہے کیونکہ بعض ان ہی علماء سے یہ چیزیں ثابت ہیں جو حدیث کے خلاف ہیں لیکن ان کے پاس اس حدیث کی صحت میں کوئی مسئلہ ہے یا حدیث صحیح بھی ثابت ہوتی ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا کسی اور علت کی وجہ سے۔ اس کی تفصیل موجود ہے اس پر بات کریں گے میں اس پر اکتفاء کرتا ہوں، کبھی اس پر ان شاءاللہ مکمل بات کریں گے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (26: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔